اَدب اسلامی اور مسلم اَدیب کی صفات

The Characteristic of Islamic Literature & Muslim Literati

* ڈاکٹر مسرت جمال

** ڈاکٹر محمد التماس خان

Abstract

Islamic literature (الأدب الإسلامي) is a new terminology that is used for modern Islamic Literature . It is includs Story, Speech , Drama, Novel , Proverbs, Advises and Film along with the thoughts of Quran and Sunnah. This Literature is designed for the character building of the Muslim Ummah.

This article shows the Qualities of Islamic literature and some very important characteristics of the Muslim Literati. It tells us that the strong Islamic Belief, its practice , Sense of Responsibility ,Comprehension ,Positivity , best results and Aim , are the main compounds of the Literary work both Prose and Poetry. It proves that without these qualities it is impossible to create a pure Islamic Literature.

Keywords: *Islamic literature, Story, Speech, Drama, Novel , Proverbs, Advises and Film , Quran and Sunnah*

الحمدلله رب العالمين ،والصلوٰة والسلام على خاتم الانبياء والمرسلين، سيدنا محمّدوعلى آله وصحبه و من تبع هداه، ولاقتدى بنهجه،وسلک دربه إلى يوم الدين۔

" ادب اسلامی" کے نام سے جنم لینے والی اصطلاح نے بیسویں صدی عیسوی کے مسلم اور غیر مسلم علماء میں ایک تہلکہ مچادیا۔ اسکی حقیقت جاننے کیلئے ضروری ہے کہ پہلے اَدب اسلامی کے لغوی اور اصطلاحی معنی جانے جائیں اور اسکے بعد ان حقائق کا جائزہ لیا جائے جنکی بناپر یہ مصطلح اَدب کی دنیا میں ظہور پذیر ہوئی اور اَدب کا لازمی حصہ بن گئی۔

ادب کے لغوی معنی:-

کلمۃ اَدب عربی زبان میں اَدب یاَدب اَدبا سے ماخوذ ہے جسکے معنی ہیں :

" دعاءُ کرنا، پکارنا، اچھے طریقے سے لینا، اخلاق، تعلیم، تربیت، ثقافت، تمدن، تمیز کے ہیں دعوت پر بلانا۔ جمع کرنا۔ اصلاح کرنا وغیرہ"[1]۔

کلمۃ اسلامی کے لغوی معنی:-

یہ کلمہ سَلم یسلم سلام اَسلم یُسلم اسلام سے ماخوذ ہے جسکے معنی: سلامتی، صلح، امن، بے عیبی، حفاظت، فرمانبرداری، مصالحت سیدھی راہ اختیار کرنا"۔[2]

* پروفیسر، شعبہ عربی، جامعہ پشاور ۔

** لیکچرر، شعبہ علومِ اسلامیہ، جامعہ پشاور ۔

کلمہ ٔأدب اور" اسلامی" دونوں کے لغوی معنی میں اصلاح اور صلح و مصالحت مشترکہ طور پر پاتے جاتے ہیں۔

أدب کے اصطلاحی معنی:-

أدب کے اصطلاحی معنی قوموں کے تاریخی احوال اور انکی أدبی خدمات شعر و أدب کے تناظر میں زیر بحث لانا ہے۔ جبکہ سید قطب[3] کے نزدیک" ادب": " هوالتعبير عن تجربة شعورية فى صورة موحية "[4] ہے یعنی أدب، ادیب ایسا تجربہ جو احساس سے بھرپور ہو اور اُسے وہ انتہائی خوبصورت پیرائے میں پیش کرے"۔

اپنی دوسری کتاب میں وہ أدب کی تعریف مزید وضاحت سے کرتے ہیں کہ؛

"هو تعبير موح عن قيم حية ينفعل بها ضمير الفنا.هذه القيم تنبثق عن تصور معين للحياة والارطباعات فيها بين الانسان والكون ، وبين بعض الانسان عن بعض"[5]

یعنی؛" عمدۃ اقدار کی ایسی خوبصورت تعبیر جو فنکار کے دل پر اثر انداز ہو۔ اور یہ عمدہ احساس زندگی اور اسکے روابط کے متعین تصور سے پھوٹنے والے ہوں۔ ایسے روابط جو انسان اور کائنات کے درمیان اور انسانوں میں آپس میں پائے جاتے ہوں"۔

مصطلح"الاسلامی؛-

کلمۃ إسلامی کی اصطلاحی تعریف ہے کہ:

"هو التعبير الناشى عن إمتلاء النفس بالمشاعرالاسلامية "[6]

"یعنی اسلامی أدب ایسے دل سے اٹھنے والی تعبیر ہے جو اسلامی جذبات سے سرشار ہو۔ "

جبکہ محمد قطب[7] کا کہنا ہے کہ؛

'هوالتعبير الجميل عن الكون والحياة والانسان من خلال تصور الاسلام لهذا الوجود"[8]

یعنی؛"کائنات، زندگی اور انسان کی تصور اسلام کے تناظر میں عمدہ تصویر کشی کرنا"

اور اس أدبی تجربہ کہ لئیے یہ شرط ہے کہ وہ تجربہ واضح، مرتب, سچا، با مقصد اور نفع بخش ہو۔

کلمہ "**أدب**" اور "**اسلامی**" کی اصطلاحی تعریف میں بھی یہی قدر مشترک ہے کہ اسلام کی روشنی میں أدبی تجربات کو عمدہ پیرائے میں پیش کرنا۔

أدب اسلامی کا موضوع یوں تو ظہور اسلام سے یہی وجود میں آگیا تھا لیکن موجود دور میں یہ اصطلاح قدیم ہونے کے باوجود کئی لحاظ سے زیر بحث ہے اور اسے أدب کی دنیا میں ایک بدعت قرار دیکر اسکے دائرے کو تنگ کرنے کا سبب قرار دیا جارہا ہے۔ اور اس سلسلے میں اسلام دشمن عناصر بہت زور و شور سے اسکی مخالفت میں آستینیں چڑھائے ہوئے ہیں۔

عصر حاضر میں یہ اصطلاح دو جانب سے جدید کہلاتی جاسکتی ہے ایک تو دعوت کے میدان میں اسکا اہم کردار ہے اور دوسرے اعلیٰ تعلیمی نصاب میں جامعات کی سطح پر اسکو متعارف کرایا گیا ہے جس بنا پر اسکی قوت و طاقت کے ساتھ اہمیت میں بھی بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ اس سلسلے میں رئیس أدب اسلامی سید قطب شہید اور انکے بھائی محمد قطب نے ادباء اور شعراء کے لیے ایک ایسا نہ بند ہونے والا

دروازہ کھول دیا جس نے معاندین اسلام کو ہلا کر رکھ دیا۔ ان دونوں بھائیوں نے پے درپے مقالات لکھے اور کئی ایک فن پارے اسلامی کتب کی شکل میں پیش کیے۔ ان کی اس عظیم کاوش کے جواب میں حامیین اسلام ادباء اور شعراء نے لبیک کا نعرہ لگا کر اَدب اسلامی کے عَلَم کو سنبھالا۔ ان میں مشہور ناول نگار ڈاکٹر نجیب گیلانی[9] نے 1963 میں اپنی شاہکار کتاب "الاسلامیۃ والمذاہب الأدبیۃ" پیش کی۔ انکے قدم پر قدم رکھتے ہوئے ڈاکٹر عمادالدین خلیل[10] نے 1972م میں اپنی خدمات کو "النقد الاسلامی المعاصر" نامی کتاب کی صورت میں پیش کیا۔ انکی اَدب اسلامی کی کوششوں کو سراہتے ہوتے ھند کے عظیم مفکر اور عالم ابوالحسن علی الندوی[11] نے اَدب اسلامی کی اشد ضرورت کے پیش نظر عالم اسلام کے علماء ادباء، شعراء اور مفکرین کو دعوت دی تاکہ سب ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر ایک متحد لائحہ عمل تیار کر کے امت مسلمہ کو حقیقی آگاہی کی جانب رہنمائی فراہم کر سکیں۔

انہوں نے امتِ مسلمہ میں احساس ذمہ داری کا جذبہ پیدا کرنے کیلئے بین الاقوامی رابطہ اسلامی کے لیے ھند میں دارالعلوم لکھنو میں کئی قرار دادیں پیش کیں۔ آپکی بے لوث دعوت کے جواب میں عالم اسلام کے ادباء وشعراء نے انتھک محنت کی اور آخر کار 1981ء میں عالمی سطح پر تمام علماء اور ادباء نے شرکت کی اور نومبر 1984 میں رابطۃ العالم الإسلامیۃ کے نام سے ایک مسلم تنظیم وجود میں آئی. اور ان سب علماء نے ان تجاویز متفقہ طور پر دستخط کیئے۔

1. تمام محققین کو اَدب اسلامی کے مفہوم کو واضح کرنے کی دعوت اور اسلامی نظریہ کی درست عکاسی کے لیے اَدب عربی کی تحریرات مرتب کرنا۔
2. ھند میں مقام لکھنو علماء کے لیے اَدب اسلامی کی پزیرائی کے لئے دفتر قائم کرنا۔
3. تمام نصابی دروس کا مطالعہ کرنا اور اُس میں اسلام بیداری کا شعور پیش کرنا۔
4. اَدباء اسلام کی اَدبی کاوشوں کو مرتب کرنا۔
5. اسلامی تربیت کے اہتمام کی غرض سے بچوں اور جوانوں کے لئے اَدب مرتب کرنا۔

اس قرار دار کی منظوری کے بعد مدینۃ منورہ کی جامعۃ اسلامیۃ میں رجب میں ایک اور قراردار منظور ہوئی۔ اس مجلس میں اَدب اسلامی کا خاص اہتمام کرنے والے اَدباء وشعراء اور علماء کی ایک بہت بڑی تعداد نے شرکت کی اور محققین کے لئے بحث و تحقیق کا میدان کھولا جسکا مقصد دعوت اسلامی کو ترویج دینا ہے۔

جہاں تک جامعاتی نصاب میں اَدب اسلامی کے مضمون کی تدریس کا تعلق ہے تو اس ضمن میں جامعۃ اسلامیۃ امام محمد بن سعود واقع ریاض میں پہلی مرتبہ " **البلاغۃ والنقد** " اور "**النقد و منہج الأدب الاسلامی**" کے نام سے ایک مضمون کا اضافہ کیا۔

اسکے فوراً بعد مدینہ منورہ کی جامعۃ اسلامیۃ نے اَدب اسلامی کے مضمون کو اپنے نصاب میں شامل کیا۔ 1982 میں عرب جامعات میں آہستہ آہستہ یہ مضمون لازمی نصاب کے طور پر ایم۔ اے بی۔ ایس، ایم فل اور داکتریت کی سطح پر شامل کیا گیا۔[12]

اوران علماء کی بے لوث کاوشوں کے نتیجے میں پاکستانی جامعات میں بھی اس مضمون کو متعارف کرایا گیا حتیٰ کہ 2004 میں شعبہ عربی جامعہ پشاور نے بھی ایم۔ اے کی سطح پر لازمی مضمون کے طور پر اپنے نصاب میں شامل کیا جسکا مقصد جوان نسل کی اخلاقی تربیت کرنا ہے اور معاشرے کو امن وسلامتی کا پیغام دینی والی ایسی جماعت تیار کرنا ہے جو دعوت کا کام عالمی سطح پر کر سکے۔

اُدب کے بارے میں اسلام کا موقف؛

اسلام اپنی دعوت کی اشاعت اور دلوں میں اس دعوت کی ترسیخ کرنے کے لئے کلمہ طیبہ یعنی پاک اور نرم بات کا سہارا لیتا ہے کیونکہ ربانی پیغام بھی یہی ہے کہ؛

”أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ "[13]

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ انسانی نفوس اچھی بات سے ضرور متاثر ہوتے ہیں۔ اسلامی تاریخ ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے کہ جن لوگوں نے دلوں کی صفائی سے اسے سنا وہ ضرور دائرہ اسلام میں نہ صرف داخل ہوئے بلکہ اشاعت اسلام کیلئے بے مثال کردار ادا کیا۔ خاص طور سید عمر رضی اللہ عنہ کی مثال ہے کہ جب انہوں نے اس پاک کلام کو سنا تو وہ اس کی تاثیر سے اتنے متاثر ہوئے کہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے۔ سیرت کی کتابوں میں انکے قبول اسلام کا واقعہ مختلف باوثوق روایات سے پیش کیا جاتا ہے[14]

اُدب اسلامی کی اشاعت کے بارے میں اسلام کی رائے انتہائی مثبت ہے۔ نثر کے میدان میں اسکی تمام اصناف کو جائز قرار دیتے ہوئے بروئے کار لانے پر خوب زور دیتا ہے کیونکہ خود قرآن کریم نے قصہ کی کئی اقسام کو دعوت کے میدان میں استعمال کیا جیسے؛

1۔ تاریخی قصہ:

اس سلسلے میں انبیاء وان کے واقعات بیان کرکے نیکی کی ترغیب اور برائی سے نفرت دلائی جیسے موسیٰؑ اور فرعون کا قصہ، عیسیٰؑ اور بنی اسرئیل کا قصہ، صالحؑ اور ثمود، ھودؑ اور عاد، شعیبؑ اور اھل مدین، نوحؑ اور لوطؑ کے قصے[15]

2۔ واقعی قصہ:

اس سے مراد اُن تاریخی وقائع کو بیان کرنا جو خاص مقاصد کے ساتھ ظہور پزیر ہوتے جیسے تخلیق آدم، ہابیل اور قابیل کا قصہ وغیرہ۔

3۔ تمثیلی قصہ:-

وہ واقعات جو بطور مثال پیش کئے گئے تاکہ قارئین اپنے معاملات پر غور اور تدبر کرکے اپنی اصلاح کریں جیسے دو دوستوں کا قصہ جن میں سے ایک کے دو باغ تھے[16] اس باغ کا قصہ جسکا مالک سخی تھا اور اسکی وفات کے بعد اسکے بیٹوں نے بخل سے کام لیکر اس باغ کو ہاتھ سے گنوا دیا۔[17]

قرآن مجید نے نثر کی دوسری اقسام کو بھی گاہے بگاہے استعمال کیا ہے جیسے:

نصیحت لقمان:

” وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ “[18]

اور وصیت ابراھیم ویعقوب علیہما السلام:

”وَوَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ٥أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِن

بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ إِلَٰهَكَ وَإِلَٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِلَٰهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ "[19]

ضرب المثل جیسے آپ ﷺ کا فرمان:

"الآن حمى الوطيس " اور " وفيه دخن " اور " إنَّ من البيان لسحرا"[20]

وغیرہ میں اپنایا۔

خطبہ کے انداز کو کئی مقامات پر استعمال کرکے اسکی تاثیر کو روشناس کیا جیسے خطبۃ ﷺ:

"وعنْ أَبِي بكْرَةَ ، أنَّ رسُول الله ﷺ قَالَ فِي خُطْبتِهِ يوْم النَّحر بِمنىً فِي حجَّةِ الودَاعِ :إنَّ دِماءَكُم، وأمْوالَكم وأعْراضَكُم حرامٌ عَلَيْكُم كَحُرْمة يومِكُم هَذَا، فِي شهرِكُمْ هَذَا، فِي بلَدِكُم هَذَا، ألا هَلْ بلَّغْت متفقٌ عَلَيهِ. "[21]

گویا نثر کا میدان دعوت کیلئے ہر جانب سے کھولا گیا ہے جبکہ شعر کے میدان کو ضرورت کے ساتھ مختص کرکے اس کی بعض اصناف کو متروک قرار دیا جیسے غزل، رثاء، ھجاء و فخر وغیرہ۔ کیونکہ دعوت کے میدان میں تقوی کے ساتھ حکمت کے ذریعے کلام کیا جاتا ہے تاریخ شاہد ہے کہ موقع محل کی مناسبت سے ضرورت کے پیش نظر شعر کا میدان کھلا رکھا گیا تاکہ اَدب کے اس ھتیار کو بھی دفاع کے کیلئے لسانی میدانِ جہاد میں استعمال کیا جاسکے اور دشمن کے وار کا خاطر خواہ جواب دیا جائے۔ اس سلسلے میں خود نبی ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو دعوت دی اور اس دعوت کے جواب میں کئی شعراء اٹھے لیکن آپ ﷺ نے سید حسانؓ[22] کی دفاعیہ شاعری پسند فرمائی۔

اسلام شعر کے میدان کو قطعی طور پر بند نہیں کرتا بلکہ دعوت کے لئے دروازے کھلے رکھتا ہے اور دفاع کیلئے بھی اجازت دیتا ہے۔

اَدب اسلامی اَدب کا ایک ایسا میدان ہے جسکے شہسوار کردار و اخلاق کی اعلیٰ بلندیوں پر فائز ہیں اور یہ بلندیاں موھوبی بھی ہیں او اکتسابی بھی ہیں۔ اور یہ ایسی خصوصیات ہیں جو اَدب اسلامی کو دوسرے تمام اَداب سے ممتاز کرتی ہیں۔ ذیل میں انکی وضاحت پیش کی جاتی ہے۔

اسلامی اَدب اور اَدباء کی صفات:

اسلامی اَدب اور اسکے اَدباء کی ایسی بلند پایہ صفات ہیں جو اسے دوسرے آداب سے نمایاں کرتی ہیں۔ اور یہی خصائص اسلامی اَدب اور اَادباء کو اعلیٰ مقام عطا کرتی ہیں۔ اور یہ سب کی سب خوبیاں اسلام سے ماخوذ ہیں۔ کوئی بھی اَدب یا اَدیب اس وقت تک اسلامی کہلائے جانے کا حقدار نہیں جس میں درج خوبیاں نہ پائی جاتی ہوں۔ اگرچہ ان صفات کی کوئی حد نہیں لیکن ان میں چند ایک لازمی صفات ہیں جن کا فقدان اَدب اور اَدیب کو اسلامی ہونے کا اعزاز نہیں دیتا۔ یہ ایسی خوبیاں ہیں جو اَدیب اور اَدب کو اسلامی ہونے کا اور کہلائے جانے کا حقدار بناتی ہیں ان میں سب سے پہلے؛

1۔ " اسلامی عقیدہ اور اخلاق کا لتزام " ہے۔

کوئی بھی اَدب یا اَدیب اس وقت تک اسلامی نہیں کہلائے گا جب تک وہ اسلامی عقائد سے متصف نہ ہو۔ اور اس عقیدہ کا پرچار اپنے بلند اخلاق سے معاشرے میں کرنے والا نہ ہو۔ اسلامی عقیدہ اور اخلاق ادب اسلامی کی بنیادی خوبی ہے کیونکہ مسلم ادیب

اسلامی معاشرے کا ایک اہم فرد ہے وہ معاشرے میں لوگوں کے درمیان زندگی گزارتا ہے اسکا کردار لوگوں کے لئے نمونہ ہوتا ہے۔ اسلئے یہ انتہائی حد تک ضروری ہے کہ پہلے وہ خود کو اسلامی عقیدے سے متصف کرے اور پھر اپنے اخلاق کو انکے عقائد میں ڈھالے۔ جب وہ خود اسلامی افکار سے خالی ہوگا تو اسکا کردار دوسرں کیلئے اسلام کی تصویر کیسے بن سکتا ہے؟ جب وہ اسلامی عقائد و افکار کا اہتمام نہیں کرے گا تو وہ قارئین کو کیسے اپنے ادب سے دعوت دے گا؟

دوسروں کو دعوت حق دینے کیلئے یہ ضروری ہے کہ دعوت دینے والا خود حق کا مجسمہ ہو۔

اَدب اسلامی مسلم ادیب کی تقریر کا نام نہیں کہ جسے وہ خطبے کی صورت میں لوگوں کے سامنے پیش کرکے اپنی ذمہ داری سے عہدہ براہ ہوجائے۔ یہ اَدب تو مومن ادیب کا جیتا جاگتا کردار ہے جو اسلام کے نور سے دنیا کو منور کرتا ہے اسلامی عقیدہ اور اخلاق وہ مضبوط بنیادیں ہیں جو اَدیب کے لازمی مقاصد میں سے ہیں اُسے چاہیے کہ ان عقائد اور خلق حسنہ سے خود کو آراستہ کرے اسکے عَلَم کو بلند کرے تاکہ اس اَدب کو جاننے والے اعلیٰ فضائل کا مطالعہ کرکے اُن سے متاثر ہوکر معاشرے کو عروج دینے والوں ہوں نہ کہ پستیوں میں دھکیل کر ذلت سے دوچار کرنے والے ہوں۔[23]

ادب اسلامی کسی نعرے بازی کا نام نہیں جسے اَدیب باآواز بلند لوگوں کو مخاطب کرنے کے لئے استعمال کرکے شہرت حاصل کرنے والا ہو۔ ایسے قول و فعل کے تضاد کا حامل اَدیب منافق کہلائے گا نہ کہ مسلم اَدیب، ان لوگوں کو قرآن پاک ان الفاظ سے پکارتا ہے:"كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ "۔[24]

بیشک اخلاقی اقدار وہ عمدہ و اعلیٰ صفات ہیں جو اسلامی معاشرے کو عظیم تر بنادیتی ہیں ایسے بھرپور اسلامی معاشرے میں منحرفین اسلام اور مخربین اخلاق منہ کی کھاتے ہیں اور اپنے عزائم میں ناکام ونامراد ہوکر رہ جاتے ہیں۔

غیر اسلامی سوچ رکھنے والے اُدباء چاہتے ہیں کہ انھیں کھلی چھٹی دی جائے تاکہ وہ ہر طرف طوفان بدتمیزی برپا کرکے اسلامی عقائد کو خراب کرتے پھریں اور اسلامی اخلاق کی دھجیاں اُڑائیں۔ وہ اَدب میں لفظ" اسلامی" کو ایک قید گردانتے ہیں اور دین و اخلاق سے آزاد ہوکر ایسے اَدب کو متعارف کرانا چاہتے ہیں جو معاشرے کو مغربی سوچ کا لباس پہنا کر ترقی کی دوڑ میں آگے بڑھ جائیں۔[25]

وہ شدت سے اسلامی نکتہ نظر کا انکار کرتے ہیں انکا اصرار ہے کہ اَدب صرف اَدب ہوتا ہے اسلامی اور غیر اسلامی ایسی قید ہے جو اَدب کو فن کی دنیا سے جدا کرتی ہے۔ اور وہ فن کے نام پر اَدب کو شیطانی پیغام بنا کر نسلوں کو برباد کرنا چاہتے ہیں۔ جب کہ ہمارے پاس اَدب کی دو ہی قسمیں ہیں اَدب اسلامی یا اَدب غیر اسلامی، یہی دو قسمیں قرآن کریم نے بیان کیں ہیں، اور فرمایا:

"وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ. أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ .... إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا .. ..مِن بَعْدِ مَا ظُلِمُوا ۗ-"[26]

اس آیۃ میں صاف طور پر شیطانی جماعۃ اور رحمانی جماعت کا ذکر کیا ہے۔ اور یہی دو جماعتیں شعر و نثر کے میدان میں برسرپیکار ہیں۔ اور اسی عمل کا اہتمام رسول اللہ ﷺ اور آپکے صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے کیا۔

بے حیائی اور فحاشی کا میدان گرم کرنے والے ادباء و شعراء کی سرزنش کی گی اور حطیۃ[27]، ابونواس[28] اور بشار[29] جیسے نامی گرامی شعراء کو سزائیں دی گئیں۔

اس اسلامی عقیدے اور اسلامی اخلاق کے التزام کا نتیجہ تھا کہ اسلامی معاشرہ اپنے اواھل میں فحاشی کی خباثت سے پاک رہا۔ اور ایک بے مثال معاشرے کی شکل میں دوسری امتوں کے لئے مشعل راہ رہا۔

اگر آج کا اَدیب اپنے افکار کو اسلامی عقیدے سے متصف کر کے اپنے علمی و ادبی سرمایہ کو اسلامی رنگ میں پیش کرے تو کوئی شک نہیں کہ وہ مسلم معاشرہ جو آج اخلاقی تنزل کا شکار ہے ایک بار پھر نقالی کی بجائے مثالی معاشرے کی صورت میں دنیا پر راج کرے گا۔ اور ایسا صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب ایک مسلم اَدیب اپنی اخلاقی ذمہ داریوں کو نبھاتے ہوئے اپنے قلم کو قرآن و سنت کا اور پابند بنانے کا اہتمام کرے اور قرآن و سنت کو اپنی زندگی کا جزء لاینفک بنائے اور شعوری و غیر شعوری طور پر داعی کا کردار اپنائے تاکہ اَدب اسلامی کا اصل مقصد پا سکے۔

اسلامی اَدبِ اِسلامی کا ھدف ہی اسلام اور اسکی اعلیٰ اقدار کی ترویج ہے اور یہ ھدف اس وقت حاصل نہیں ہو سکتا جب تک اسلامی عقیدہ کی اشاعت نہ کی جائے اور اسکے اعلیٰ اخلاق کو تربیت کے ذریعے عام نہ کیا جائے۔ اور یہ مقصد اسی صورت میں ممکن ہے جب مسلم اَدیب اپنی داعیانہ ذمہ داری کو بروئے کار لائے اور انتھک محنت کرے۔

2۔ مقصدیت و سنجیدگی:

اَدبِ اسلامی اپنے اندر ایک مقصد لیئے ہوئے ہے اور وہ مقصد اپنی تکمیل کیلئے سنجیدگی کا متقاضی ہے۔ اور یہ ایک بہت بڑی مسلّمہ حقیقت ہے کہ ایک مسلم اَدیب اپنے آپ کو فضول گفتگو اور بے ہودہ اعمال سے دور رکھتا ہے اور ہر کام کے انجام کو ادائیگی سے قبل مد نظر رکھتا ہے۔ وہ نہ تو اپنا وقت اور توانائی بیکار امور میں ضائع کرتا ہے اور نہ دوسروں کا وقت ضائع کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اپنے ربّ کے سامنے اپنے اعمال کیلئے جوابدہ ہے اسکا ایمان ہے کہ یہ سب کچھ بیکار نہیں ہے کیونکہ قرآن پاک اسکا شاھد ہے کہ:

" اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ "[30] ۔

اور

" مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْد"[31] ۔

اور ایسے ہی ضمیر لوگوں کیلئے قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ"[32] ۔

وہ بہت زیادہ محتاط زندگی گزارتا ہے کیونکہ نبی ﷺ کا فرمان:

" رحم الله من قال خيرافغنم أوسكت فسلم "[33]

اپنے لئے نصب العین بناتا ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے حضرت معاذ ابن جبل کو فرمایا تھا:

"......وهل يكبّ الناس فى نارجهنم على وجوههم أو قال مناخرهم۔ الاحصائد السنتهم"[34].

جب ایک مسلم اَدیب اپنی قلم اور زبان کو امورعابثہ سے بچاتا ہے تو ایساوہ ایک خاص سنجیدہ ھدف کے حصول کے پیش نظر کرتا ہے وہ اپنے علمی سرمائے کو نہ خود کو ضائع کرکے بیکار کلام تخلیق کرتا ہے اور نہ پڑھنے والوں کا وقت، سرمایہ اور طاقت ضائع کرتا ہے وہ بہت گہری سوچ و فکر کے ساتھ اپنا کام شروع کرتا ہے۔ خود سے بار بار سوال کرتا ہے کہ میں کیوں لکھوں؟ کیا میں مسلمان معاشرے کیلئے فن پارہ تخلیق کروں؟ یا منکر معاشرے لئے لکھوں؟ یا اس کے لئے لکھوں جنکی نظر میں دین اور بے دین ایک ہی شیئ ہے؟

ان تمام سوالات کا جواب دینے کے بعد وہ ایک ایسا بامقصد اَدب تخلیق کرتا ہے جسکے اھداف واضح ہوتے ہیں مطالب متعین ہوتے ہیں اور اس سوچ کے ساتھ اپنے نصب العین کا آغاز کرتا ہے کہ اس تحریر سے زندگی میں ایسی تبدیلی پیدا کرے جو اسکے معیار کو اخلاقی سطح کے لحاظ سے بلند کرے۔ اور قارئین کے دل و دماغ میں اسلامی عقیدے کے بیج مضبوط بنیادوں پر بوئے جو انکے نفوس کو خیر و اصلاح کے قریب اور بد اخلاقی کے رذائل سے دور کرے۔

مسلم اَدیب قوم کے مستقبل کا نقشہ نویس ہوتا ہے جو پڑھنے سننے اور دیکھنے والوں کے لئے انکی زندگی کی عمارت کا نقشہ تیار کرتا ہے۔ وہ اپنے فن میں مکمل آزادی کا حامل ہوتا ہے اسلئے وہ ہر خط پر بھرپور غور و فکر کرتا ہے تاکہ اسکی معمولی سی غلطی اسکی محنت اور قوم کے مستقبل کو ضائع نہ کردے۔ جب ہم اَدب اسلامی کو اس اہم ترین معیار پر رکھتے ہیں تو اسکو بلند مرتبہ مقام پر فائز کرتے ہیں اور زندگی کے پیغام کی ادائیگی کی اہم ذمہ داریاں اسکو تفویض کرتے ہیں کیونکہ وہ نہ صرف اس دنیاوی زندگی کی بنیادوں کا معمار ہوتا ہے بلکہ آخرت کے بلند و برتر اور اعلیٰ مراتب کے لئے حصول کا بھی ضامن ہوتا ہے۔ اور یہی سب سے بڑا فرق ہے اَدبِ اسلامی اور غیر اسلامی میں۔ اَدبِ اسلامی ایک ذمہ دار اور سنجیدہ اَدب ہے جو پیغمبرانہ کردار کا حامل ہے ہر لحہ پاک و صاف زندگی کے حصول اور اسکے قیام کیلئے کوشاں رہتا ہے جبکہ غیر اسلامی اَدب اپنی پوری توانیاں ایسے اَدب کی تخلیق میں سرف کرتا ہے جو اخلاق سے عاری ہوتا ہے اور فن برائے فن اور جمالیات کے نام پر نسلوں کو گمراہی کے راستوں پر گامزن کرتا ہے. انکا وقت اور مال برباد کرتا ہے انکو کفر والحاد کی دعوت دیتا ہے جو اخلاق کی تمام قیود سے آزاد ہوتا ہے جسکا انجام دنیا میں بے قراری و بے حیائی اور آخرت میں جہنم کا گھڑا ہوتا ہے[35]۔ قرآن میں انکی مثال کچھ یوں ہے:

"وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ"[36] -

3۔ جامعیت:-

اَدب اسلامی کی تیسری اہم ترین صفت اسکی جامعیت ہے۔ اسلام نفس انسانی کو روح اور بدن کے مکمل زاویے سے دیکھتا ہے اور ہر دو کی ضروریات میں توازن، تناسب اور مصالحت کو مد نظر رکھتے ہوئے انکو باہمی ٹکراؤ سے بچانے کا سامان فراہم کرتا ہے۔

اسلام انسان کی صرف مادی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے روحانی پہلو کو قطعا نظر انداز نہیں کرتا کیونکہ روح تو اصل جوھر حیاۃ ہے اسکی حقیقت کو نظر انداز کرنا در حقیقت انسانیت کی بدنما صورت پیش کرنا ہے جسکا انجام فساد اور تباہی و بربادی کے سوا کچھ نہیں ہے. در حقیقت اسکے خالق نے اسکی تخلیق میں اسکے دونوں پہلووں کو مد نظر رکھا ہے اور اس حقیقت کو صرف اسلامی اَادب ہی پیش کر سکتا ہے کیونکہ غیر اسلامی اَدب صرف مادی جانب کو تسخیر کرنے کی کوشش کرتا ہے نتیجہ انسان انسانیت کی معراج سے محروم ہو کر ایک مشینی آلہ بنکر رہ جاتا ہے جو اھوائے نفس کے لئے ہر احساس سے عاری ہو کر بھیمانہ زندگی گزارتا ہے جسکا انجام روحانی تنزل کی صورت میں اُسے تنہائی اور مایوسی

میں گھیر کر خودکشی پر آمادہ کر دیتا ہے۔ جبکہ اَدب اسلامی روح اور جسم کے باہمی تناسب کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے انسانیت کے اعلیٰ مراتب سے سرفراز کرتا ہے اور مسجودِ ملائک بنادیتا ہے جسکے لئے قرآن مجید خود فرماتا ہے کہ؛

''وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ .....فَإِذَا سَوَّيْتُهُ ...... فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ۔''[37]

اگر مسلم ادیب اپنے اَدب میں اس بلند پایہ معیار سے انحراف برتے تو اسکا اَدب دوسرے غربی آداب کی طرح ناقص اور غیر معیاری کہلائے گا۔ اسلئے ایک مسلم ادیب کے لئے یہ لازمی شرط ہے کہ اسکا فن پارہ روحانی اور مادی ہر دو جانب کو توازن کے ساتھ عمدہ انداز میں قارئین تک پہنچائے۔ یہی اَدبِ اسلامی کا حق ہے کہ وہ انسان کی انسانیت کے روحانی اور مادی دونوں پہلوں کو مکمل طور پر پیش کرے۔ اسکا یہ مخلصانہ انداز اسکے اَدب کو دوسرے آداب سے نمایاں کرتا ہے[38]۔

4۔ واقعیت:-

اس سے مراد انسانی زندگی میں ہونے والے اجتماعی، اقتصادی، سیاسی، فکری اور روحانی تغیرات ہیں جو اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں۔ کہ انسانی زندگی قوت وضعف کا مرکب ہے کبھی وہ کمال کو چھوتا ہے اور کبھی زوال سے دوچار ہوتا ہے اور ان ہر دو حالات میں وہ اپنے ربِّ حقیقی کو یاد رکھتا ہے۔ اَدبِ اسلامی انسانی احوال کی ہر دو صورتوں کی حقیقت کو وقائع صادقہ کی شکل میں پیش کرتا ہے وہ جھوٹ کو سچ کا لباس پہنا کر اور سچ کو جھوٹ کی صورت دے کر لوگوں کو گمراہ نہیں کرتا۔ شر کو لوگوں کی نگاہوں مزین کرکے خیر کا رنگ نہیں دیتا اور خیر کو قباحت کا لبادہ اوڑھا کر مکروہ شکل میں پیش کرکے لوگوں کی آنکھوں میں دھول نہیں جھونکتا۔

اسلامی اَدب انسانی کردار کے نقائص وکمزوریوں کو واقعیت کی صورت میں پیش کرکے انسان کے لئے اصلاح کا دروازہ کھولتا ہے اور ان عیوب سے نکلنے کی راہیں ہموار کرتا ہے انسانی حقیقت؛

"إِنَّ الانسانَ خُلِقَ ضعیفاً ''[39]، کا اعتراف کرکے اسکے سامنے توبہ کے دروازے کھولتا ہے اُسے ان پستیوں سے نکلنے کا بھرپور موقع فراہم کرتا ہے۔ اور اُسے امید دلاتا ہے کہ ان خامیوں سے چھٹکارا ممکن ہے پستی سے بلندی کی طرف پرواز ممکن ہے۔ یہ سوچ انسان کو نئی زندگی عطا کرتی ہے۔ اَدب اسلامی انسانی خوبیوں کو جھوٹ کا ایسا لباس نہیں پہناتا جو انسان کو انسانیت کے درجے سے نکال کر فرعون اور ابلیس کے روپ میں کامل اختیارات کا مالک بنا کر مطلق العنان بنادے۔ بلکہ وہ اسے تواضع وانکساری کا ایسا روپ دیا ہے کہ وہ قوم کا خادم بن کر زندگی گزارتا ہے۔ نہ کہ حاکم- یہی وہ خاص واقعیت ہے جسے صرف اور صرف اَدبِ اسلامی پیش کرتا ہے۔ جبکہ اسکے برعکس غیر اسلامی آداب مذاہب اَدبیہ کے نام پر انتہائی شرمناک اَدب پیش کرکے عوام الناس کو گمراہ کرنے کیلئے کلاسکیہ، رومانیہ، رمزیۃ، وجودیۃ اور واقعیۃ کے نام پر حیوانی ادب سے روشناس کر رہے ہیں انکا مقصد نسلوں کو مادیت کے نشے میں گم کرکے ربِّ حقیقی سے دور کرنا اور انکے دل و دماغ سے موت کا خوف اور آخرت کا پیغام مٹا دیا دینا ہے۔ انہوں نے اس مقصد کے لئے آسائشوں اور آرائشوں کا ایک ایسا جال تیار کیا ہے کہ جس میں پھنسنے والا انسان ابدی جنت کو فراموش کرکے دنیائے عارضیہ کو اپنی جنت بنانے کے چکر میں رات دن کمانے کی مشین بن کر حلال حرام کی سوچ سے خالی ہو چکا ہے۔ معاشرتی اور اخلاقی ذمہ داریوں کو یکسر فراموش کر چکا ہے۔ نسلوں کی تربیت کے احساس سے خالی ہو چکا ہے۔ ریت کے اس سراب میں دیوانہ وار دوڑ رہا ہے جسکا انجام سوائے رسوائی اور ندامت کے کچھ نہیں ہے، ایسے میں صرف اور صرف مسلم اَدیب اور اَدبِ اسلامی ہی اسکو گمراہیوں کی پاتال سے نکلنے کی راہ دیکھاتے ہیں اور واقعیت کی یہ خوبی اس بھٹکے انسان کو خود فریبی میں مبتلا مغربی اَدب کے طلسم میں حق کی راہ دکھاتی ہے[40]

5۔ ایجابیت:

اَدبِ اسلامی کی سب سے خاص صفت جو باقی خصائص کی طرح اسلام ہی سے ماخوذ ہے وہ اسکی ایجابیت ہے یعنی مثبت حکمت عملی ہے۔ اسلام اس حقیقت کا ببانگ دھل اعلان کرتا ہے کہ انسان نہ فرشتہ ہے اور نہ شیطان بلکہ یہ اپنے بلند کردار سے فرشتوں سے افضل اور پست حرکتوں سے شیطان سے بدتر مخلوق ہے۔ انسان کے اندر اسکے خالق نے یہ اہلیت ودیعت کی ہے کہ محنت کرکے زوال سے کمال تک جاسکتا ہے اسکے اندر اپنی قوتوں کو جاننے کی صلاحیت موجود ہے اگر وہ تبدیلی چاہتا ہے تو غیر مرئی قوتیں اسکو پوری پوری مدد فراہم کرتی ہیں۔ اگر وہ اپنے محور سے باہر نکلنے کے لئے تیار نہیں تو باہر سے کوئی طاقت اسکو تبدیل نہیں کرسکتی جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے؛

" إِنَّ اللّٰهَ لاَ يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُواْ مَا بِأَنْفُسِهِمْ"[41]۔

"خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی نہ ہو جسکو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا"

فرمان رسول ﷺ اسکی رہنمائی کرتا ہے کہ:

" مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ. فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ. فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ. وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ"[42]

اور خود اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایسے لوگوں کو پسند کرتا ہے جو احسان کرتے ہیں:

" وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَن يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ –[43]

گویا انسان اس بات کی پوری قدرت رکھتا ہے کہ وہ خود کو پستی سے اعلیٰ وافضل مقام کی طرف لائے۔ اَدبِ اسلامی معاشرتی ذلت وپستی میں مبتلا قوموں کو مایوس نہیں کرتا بلکہ انہیں ابھارتا ہے کہ وہ اپنی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ ان کا ہاتھ تھام کر مسلم اَدیب انہیں پستیوں سے نکال کر بلندیوں کی طرف لانے کی کوشش کرتا ہے بار بار انہیں ترغیب دلاتا ہے تاکہ وہ اپنے حالات کو بدلنے کی کوشش کریں ۔ ادب اسلامی ہرگز اس بات پر راضی نہیں ہوتا کہ معاشرے کو اسکے حال پر چھوڑ دے۔ اسکا نصب العین سوئی قوتوں کو بیدار کرنا ہے تاکہ ناکام کو کامیاب بنادے۔ کیونکہ اسلام زندگی کے لئے نہ صرف لائحہ عمل فراہم کرتا ہے بلکہ اسکے لئے ترقی کی راہیں بھی ہموار کرتا ہے۔ وہ زمان ومکان، رنگ وزبان کی قید سے آزاد ہو کر اپنا کام کرتا ہے۔ قوموں کو حیات جاوداں عطا کرتا ہے۔[44]

اَدبِ اسلامی کی یہ وہ خصائص ہیں جو دوسرے کسی اَدب میں بالکل نہیں پائی جاتی۔ یہ خوبیاں اَدبِ اسلامی کی اساس ہیں جسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ دوام عطا فرماتے ہیں؛

"يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ[45]

خلاصہ البحث یہ ہے کہ اَدبِ اسلامی سے ہماری مراد اور دعوت دینے والوں کی مراد اَدب کا ایسا رنگ اور ایسا احساس ہے جو خالصتاً اسلامی فکر سے ماخوذ ہو اور اسلامی فکر کی طرف بلاتا ہو۔ اور اسی سوچ اور فکر کی بنیاد پر یہ اسکو دوسرے آداب سے نمایاں اپنے

مدلولات، مذاہب، قوالب، زبان اور ہر زوایے سے جدا اور ممتاز کرتا ہو۔ اس ادب کا آغاز صدر اسلام سے ہوا اور تا حال یہ اپنی مساعی جمیلہ میں بر سر عمل ہے۔

اَدبِ اسلامی کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ صرف دعائیں، تسبیحات، حمد و استغفار ہی ہو بلکہ اس اَدب کا دائرہ مدح رسول، مناقب صحابہ، کے علاوہ بھی ایسی علمی کاوشوں کو شامل ہے جو "اِمتلاء النفس بالمشاعر الاسلامیۃ" کے تحت آتی ہیں جو انتہائی پر جوش انداز میں خیر و جمال کی طرف پکارتی ہیں کبھی قصہ کے رنگ میں، کبھی خطبے کی صورت میں، کبھی تمثیلی شکل میں، کبھی روایتی انداز میں- یہ اَدب خیر کا کوئی موقع اپنے ہاتھ سے جانے نہیں دیتا اور اس اَدب کا داعی مسلم اَدیب کبھی سید حسان رضی اللہ عنہ کی صورت میں چودہ سال پہلے دکھائی دیتا ہے اور کبھی سید قطب کے روپ میں چودہ سو سال بعد دکھائی دیتا ہے۔ اس اسلامی اَدب کے داعی زمان و مکان، رنگ و زبان کی قید سے آزاد اپنا کام تندہی سے کر رہے ہیں یہ انکی بے لوث خدمات ہیں جو اسلام کے نور کو جزیرہ عرب سے پاک و ھند تک کہ اندھیروں کو روشنیوں سے منور کرتی ہیں۔ اللہ ہم سب کو اس اَدب کا حصہ بنا دے اور مسلم اُدباء کی فہرست میں شامل کر کے ہمارے اعمال کو میزانِ حسنات میں شمار کر لے۔ آمین

حواشی و مراجع:

[1] تاج العروس: محمد مرتضی الحسینی الزبیدی: ج۲/ص ۱۲، طبع ثانیہ ۔۱۹۸۷ وزارۃ الاعلام فی الکویت۔

[2] لسان العرب: ابوالفضل، جمال الدین المکرم: ج۱۶۔ ص۱۷۳۔ ج۷۔ ص ۱۲۴- دار صادر، بیروت، لبنان۔

[3] سید قطب: آپ ۱۹۰۶ میں مصر پیدا ہوئے اور 1966 میں وفات پائی۔ قاھرہ سے تعلیم مکمل کی اور بے شمار کتابیں تصنیف کیں۔ آپکی تفسیر فی ظلال القرآن عربی ادب میں ایک بے نظیر اضافہ ہے۔ الاعلام : الزرکلی: ج ۷۔ ص ۹۵ دار الملائیین۔

[4] سید قطب : النقد الادبی اصولہ و مناھجہ : ص: دار الشروق۔ قاھرۃ-

[5] فی التاریخ . فکرہ و منھاج : ص : 11 سید قطب دار السعودیۃ بجدہ۔1387ھ 1967ء

[6] فی التاریخ فکرۃ ومنھاض ، ص ۲۸-

[7] محمد قطب : 1919 میں پیدا ہوئے سید قطب کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ عظیم اسلامی مفکر تھے۔ آپ نے ادب اسلامی میں بہت سی کتب تصنیف کیں۔ آپکی وفات 2014 میں سعودیہ میں ہوئی۔www.wikipedia.org

[8] منہج الفن الاسلامی : محمد قطب ص: ۸ دار الشروق۔ مصر۔ قاھرہ-

[9] نجیب گیلانی: 1931 میں مصر میں پیدا ہوئے۔ 1955 میں وفات پائی۔ آپ نے عربی ادب میں بے شمار کتابیں تصنیف کیں- www.wikipedia.org

[10] عماد الدین خلیل : آپ موصلی میں 1939 میں پیدا ہوئے۔ جامعہ یہ موک اردن میں استاذ ہیں-www.islamonline.com

[11] سید ابوالحسن علی الندوی: 5 ستمبر 1913 کو ھند میں پیدا ہوئے۔ آپ نے عربی وار دو میں بے شمار کتابیں لکھیں۔ 31 دسمبر 1999 کو وفات پائی۔www.wikipedia.org

[12] داصالح آدم بیلو: من قضایا الادب الاسلامی : 9۔10 دار المنارۃ۔ جدّہ . رجب 1403ھ 1983ء-

[13] سورۃ ابراھیم : 24۔25-

[14] ابن ھشام : سیرۃ ابن ھشام: ۱/ ۳۴۲ . مطبعۃ الحلبی۔ شام۔1980م۔

[15] القرآن الکریم : سورۃ القصص ، سورۃ الانبیاء، سوۃ الاعراف ، سورۃ طہ وغیرہ-

[16] سورۃ الکھف : ۳۲۔۳۳-

[17] القلم۔۱۷۔۳۲-

[18] لقمان:13،البخاری : ۸/۴۳ ، مسلم : ۴/ ۱۴۶ سنن ابی داوٗد : ۴/۴۱۰ ، سنن ابن ماجہ : ۲/ ۱۲۳۵.

[19] سورۃالبقرہ:131-132 -

[20] البخاريُّ في صحيحه، كتاب الطب، باب: (رقم: 5767)، http://library.islamweb.net/hadith-

[21] ریاض الصالحین:480- متفق علیہ:14/1524

[22] سید حسان نام تھا اور ابوالولید کنیت تھی۔شاعر اور شاعر رسول اللہ القاب تھے۔قبیلہ بنو خزرج میں مدینہ میں پیدا ہوئے۔(البخاري : 2/ 595)

[23] من قضایاالأدب الإسلامی:ص:65-

[24] المنافقون:4-

[25] صلاح الدین سلجوقی : والمذاہب الادبیۃ ص: 53۔مکتبہ النور۔لیہ.1963م-

[26] الشعرأء : 224-

[27] حطیئۃ، ابوملیکہ جرول بن اوس العبسی 665م میں بنی عبس قبیلۃ میں پیدا ھوئے. 45 ھجری میں وفات پائی-دیکھیں: تاریخ الأدب العربی: أحمد حسن زیات. ص:113-دار الکتب، لبنان.2000م-

[28] ابو نواس الحسن بن ہانی الحکمی دمشقی عہد عباسی کا ایک ممتاز ترین شاعر جو زند مشرب تھا۔145 ھجری میں پیدا ھوا-اور 199 ھجری میں وفات پائی- خمریات اس کا پسندیدہ موضوع تھا جس میں کوئی ہم عصر اس سے بازی نہ لے جا سکا۔ عربی شاعری کے نقاد اسے امرؤ القیس کا ہم پلہ قرار دیتے ہیں۔ دیکھیں: تاریخ الأدب العربی: أحمد حسن زیات. ص:198-دار الکتب، لبنان. 2000م-

[29] بشار بن برد بن جروخ الاقیلی (95ھ- 167ھ)، ابو معاہد، شاعروں کا شاعر تھا. یہ امیہ ریاست کے اختتام اور عباس عباس کی ابتدا کا تجربہ کار شاعر ہے. وہ اندھا پیدا ہوا تھا، اور وہ شاعروں اور ان کے عقلمند شاگردوں میں سے ایک تھا. وہ شاعری میں امیر تھا، شاعری میں اسکے کئی دواوین ھیں - دیکھیں: تاریخ الأدب العربی: أحمد حسن زیات. ص:198-دار الکتب، لبنان.2000م-

[30] المومنون 115-

[31] ق۔18 -

[32] المومنون۔3-

[33] الاربعین النوویۃ

[34] نفس المرجع-

[35] داشکری فیصل : فی المجتمعا ت الاسلامیۃ ۶۴۰۔۔۳۶۱-دار العلم للایشین۔فی القرآن الاول الھجری -

[36] ابراھیم۔26-

[37] الحجر :28-29-

[38] غنیمی ھلال: ادب المقارن: ص 295۔ طبع ثالث۔دارالشرق-

[39] سورہ نساء : 38-

[40] خصائص التصورالاسلامی و مقوماتہ : محمد قطب:ص؛163-دارالشرق-

[41] الرعد آیۃ : 12-

[42] المسلم:49-50- بخاری ، باب الادب ، باب الایمان -

[43] آل عمران 135-

[44] د/ صالح آدم بیلو: من قضایا لأدب الاسلامی :ص 78-

[45] ابراھیم :27-

- القرآن الکریم-
- ادب المقارن: غنیمی ھلال: الطبع ثالث۔ دارالشرق-
- الأربعین النوویۃ: محمد بن صالح العثیمین: المکتبۃ العربیۃ السعودیۃ.2004-
- الاعلام: الزرکلی-دار الملائیین۔ بیروت-لبنان-
- البخاری: محمد بن إسماعیل، أبو عبد اللہ، مکتبۃ رحمانیۃ، اردو بازار، لاھور-2005-
- تاج العروس: أبو الفضل، جمال الدین المکرم، دار صادر، بیروت، لبنان.
- خصائص التصور الاسلامی و مقوماتہ : محمد قطب: دارالشرق-
- ریاض الصالحین: یحیی بن شرف النووی، أبو زکریا. دار إبن جوزی-
- سنن ابن ماجہ: محمد بن یزید بن الماجۃ: ،مکتبۃ رحمانیۃ، اردو بازار، لاھور-2005-
- سنن ابی داؤد: ، سلیمان بن الأشعث: ،مکتبۃ رحمانیۃ، اردو بازار، لاھور-2005-
- سیرت ابن ھشام: إبن ھشام: مطبعۃ الحلبی۔ شام۔1980م۔
- فی التاریخ. فکرہ و منھاج: سید قطب دار السعودیۃ بجدہ۔1387ھ1967ء
- لسان العرب: محمد مرتضی الحسینی الزبیدی: ، طبعتے ثانیہ۔۱۹۸۷ وزارۃ الاعلام فی الکویت۔
- المجتمعات الإسلامیۃ: د/ شکری فیصل: دار الفکر بدمشق.
- المذاھب الأدبیۃ: صلاح الدین سلجوقی: ۔ مکتبہ النور کراتشی۔1963م۔
- مسلم: مسلم بن الحجاج: ،مکتبۃ رحمانیۃ، اردو بازار، لاھور-2005-
- من قضایا الادب الاسلامی: د/ صالح آدم بیلو، دار المنارۃ۔ جدہ. رجب1403ھ1983ء
- منھج الفن الاسلامی: محمد قطب: دار الشروق۔ مصر۔ قاھرہ
- النقد الادبی اصولہ و مناھجہ: سید قطب-دار الشروق۔ قاھرۃ-
- www.islamonline.com
- www.wikipedia.org
- http://library.islamweb.net/hadith